بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

روزنامہ

قادیان

# الفضل

یوم جمعہ

## مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج دن بھر حضور کے پیٹ میں درد ہوتا رہا۔ اور پیچش کی تکلیف بھی رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

چوہدری عطاء اللہ صاحب واقف زندگی اکاؤنٹنٹ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تعلیم الاسلام کالج اور ڈی۔ اے وی کالج ہوشیارپور کی ٹیموں کا کل ۳½ بجے کالج گراؤنڈ میں فٹ بال کا میچ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۴ | ۸ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش | ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ | ۸ نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۶۰

# ہندوستان کا حقیقی اور اہم ترین سوال

رسالہ "نئی زندگی" اکتوبر ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں پروفیسر اے بی دوبے ڈین شعبہ قانون (الہ آباد یونیورسٹی) کا ایک مختصر سا مقالہ زیر عنوان "اقلیتوں کا مسئلہ بین الاقوامی نقطۂ نظر سے" شائع ہوا ہے آپ نے آغاز میں وہ سوال جو آپ حل کرنا چاہتے ہیں بدیں الفاظ پیش کیا ہے۔

"ہندوستان میں اقلیتوں کا سوال حل کرنے کے سلسلے میں ایک شخص کو یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ انسانی کنبے یعنی دنیا میں اقلیتوں کے مسائل بڑے بڑے مدبرین نے کس صورت سے حل کئے۔ یہ سوال ان کے سامنے کس شکل میں آیا۔ اور کس تجربے کی بناء پر وہ کونسے شہری حقوق تھے جن کا تحفظ ضروری سمجھا گیا۔ اور ان کے تحفظ کے لئے کیا صورتیں اختیار کی گئیں۔ پھر یہ دیکھا جائے گا۔ کہ کیا ہندوستان میں اقلیتوں کا سوال دوسرے ملکوں سے کچھ مختلف ہے۔ اور اگر واقعی ہے۔ تو پھر وہ خاص خاص معاملات کیا ہیں۔ اور انہیں کیونکر طے کیا جائے؟"

اس وقت یہ سوال واقعی بڑا اہم ہے اور پروفیسر صاحب نے جس نقطۂ نظر سے اس سوال پر سوچنے کی دعوت دی ہے وہ بھی بڑا اچھا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ نے خود اس سوال کو حل کرنے کی بالکل کوشش نہیں فرمائی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سوال کا پہلا حصہ بھی اس لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ ان مدبرین کے فکر و غور سے ہم کو بھی استفادہ کرنا چاہیئے جنہوں نے انسانی کنبے یعنی دنیا میں اقلیتوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اس طرح سوال کے بہت سے پہلو جو پہلے زیر بحث آ چکے ہیں۔ اور جن پر سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے۔ بلا محنت اور تکلیف ہمارے ذہن پر واضح ہو جائینگے۔ لیکن اس سوال کا سب سے اہم اور ضروری حصہ آخری حصہ تھا۔ جسکو افسوس ہے کہ مقالہ نگار صاحب نے صرف چھو کر چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے جب اس مسئلہ پر قلم اٹھایا تھا تو ان کو چاہیئے تھا کہ نہائت گہری اور غیر جانبدارانہ نظر اس پر ڈالتے۔ جس قدر انہوں نے اس پہلو پر خامہ فرسائی کی ہے وہ محض ایک فریق کے پروپیگنڈا سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ آپ نے جتنا زور دیا ہے۔ وہ اپنے سوال کے پہلے حصہ پر ہی دیا ہے۔ اور اس کے متعلق بھی صرف ایسا مواد جمع کیا ہے۔ جو ہندوستان کے مختلف فریقوں میں سے صرف ایک ہی فریق کی تائید میں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ہندوستان میں اقلیت کو جو اصل خطرہ ہو سکتا ہے۔ وہ "رضامندی کے ساتھ شرکت ہے" جو امریکہ میں پرامن طور پر انجام پا گئی۔ حالات کچھ ایسے ہیں کہ ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک اقتصادی اور سوشل اصلاح کو سامنے رکھ کر تہذیب کی یکسانیت قائم کرنی ہوگی۔ ویب سویٹ روس کی تاتاری پبلک کے بارے میں لکھتا ہے کہ

"ہم نے خود دیکھا کہ قازان میں مسلمانوں کی ایسی مسجدیں ہیں جو کام کر رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آبادی کی بڑی تعداد ایسی ہے۔ جو اسلام سے غیر متعلق اور تارک الدین نظر آتی ہے۔ اور یہ ایک عام تحریک کی شکل رکھتی ہے"؛

(سویٹ کمیونزم)

اس بیان پر آپ اپنی رائے اس طرح ظاہر کرتے ہیں :۔

"ہندوستان میں جو مذاہب اعتقادات ہیں۔ ان کی یہ گت تو بنائی نہیں جا سکتی۔ اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہے۔ ایک شخص دلیل و استدلال سے کام لے کر اندھا دھند اس چھوڑ سکتا ہے اعتقادات کو حقیقتوں پر مبنی کیا جا سکتا ہے۔ اور وہم و گمان کو چھوڑ کر واقعات کو اپنا راہ نما بنایا جا سکتا ہے"؛

یہ ایک نہائت ہی مبہم اور غیر واضح رائے ہونے کے علاوہ ہندوستان کی روایات اور حقیقتوں کے بھی سراسر خلاف ہے۔

مندرجہ بالا "سویٹ کمیونزم" کا اقتباس دینے سے آپ کا صرف یہ مطلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ یہ دکھائیں کہ روس میں مسلمانوں کے ساتھ اکثریت نے کیا سلوک کیا ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ ہوا ہے۔ اور اگر ہندوستان کی اکثریت بھی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک رکھے تو وہ اس لئے حق بجانب ہوگی۔ کہ یورپ کی ایک چوٹی کی قوم نے ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے اگر ہندوستانی روس اور یورپ کے دیگر ممالک کے نقش قدم پر چل کر منزل مقصود پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ تو مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر ہندوستان دنیا میں اپنی کوئی انفرادی حیثیت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو مدبرین کو چاہیئے کہ ان سوالوں کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ جو ہندوستانی حالات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور پروفیسر صاحب موصوف کی طرح ان کو ٹالنے کی کوشش نہ کریں ؛

ہندوستان کے مخصوص حالات میں سے سب سے پہلی اور اہم ترین بات جو یہ ہے وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے یہاں ایک ایسی قوم انسانوں کی آباد ہے جو اپنی روایات اور رجحانات میں دنیا بھر میں منفرد ہوتی اگر دنیا میں ایک اور بھی ایسی ہی روایات اور رجحانات کی مالک قوم موجود نہ ہوتی۔ اور یہ دوسری قوم وہ ہے جو آج کل فلسطین میں بدامنی کا باعث بن رہی ہے اور جس سے یورپ اور امریکہ بھی پناہ مانگتے ہیں۔ ان دونوں قوموں کی ذہنیت

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر : غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بات میں یکساں ہے۔ کہ وہ مذہبی لحاظ سے اپنے آپ کو منتخب اور تمام دنیا جہان کے لوگوں سے برتر سمجھتی ہیں۔ جہاں یہودی قوم تمام دنیا کو Gentiles کہتی ہے۔ تو سورن ہندو تمام دنیا کے لوگوں کو اچھوت سمجھتے ہیں۔ دنیا میں اور خاصکر ہندوستان سے فرقہ داری کا نام و نشان مٹ جائے اگر کسی معجزہ سے ہم ان دونوں قوموں کی ذہنیت تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

دراصل ہندوستان میں اکثریت اور اقلیت کا سوال نہیں جس کا حل کرنا ضروری ہے۔ بلکہ سب سے مشکل سوال جو ہم کو درپیش ہے وہ یہ ہے۔ کہ اعلیٰ جاتی ہندو کی ذہنیت کس طرح تبدیل ہو سکتی ہے۔ اگر ہندوستان کے مدبر آج اس سوال کو حل کر لیں۔ تو تمام تفرقے ایک دن میں مٹ سکتے ہیں۔ لیکن جب تک یہاں ایسے لوگ موجود رہیں گے۔ جو دوسرے لوگوں کو انسانیت میں پست سمجھتے رہیں گے۔ اس وقت تک یہ سوال عقدہ لاینحل ہی بنا رہے گا۔ تنویر

## ایک تبلیغی ضرورت

اخبار سن رائز اگر ان اصحاب کے نام جاری کیا جائے۔ جو یورپ امریکہ میں زیر تبلیغ ہیں۔ تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ مگر ابتداءً ان سے قیمت کا مطالبہ کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ اور اخبار کے فنڈ میں اس قدر گنجائش نہیں۔ کہ یہ سب پرچے مفت بھیجے جائیں۔ اگر صاحب استطاعت احباب اس غرض کے واسطے کچھ رقم بنام منیجر صاحب اخبار "سن رائز" نمبر ۹۱ کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور بھیجدیں۔ تو انشاء اللہ انہیں بہت ثواب ہوگا۔ غیر ممالک کے واسطے ایک اخبار کی سالانہ قیمت چھ روپیہ دس آنہ ہے۔ مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ۔

## بے غرض مخلص اور دور اندیش لیڈر

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اپنا روزنامچہ اخبار "منادی" میں شائع کرتے ہیں۔ جو بہت دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۱ پر مندرجہ ذیل سطور شائع ہوئی ہیں۔

(۱۰ر اکتوبر) آج شام کو نئی دہلی میں چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب کے مکان پر جناب مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ سے ملنے گیا تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک باتیں کیں۔ ان کو مسلمان قوم کے ساتھ جو مخلصانہ ہمدردی ہے۔ وہ سنکر میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ کہ آج ایک ایسے لیڈر سے ملاقات ہوئی۔ جس کو میں نے بے غرض مخلص سمجھا۔ ورنہ جو لیڈر ملتا ہے۔ کسی نہ کسی غرض میں مبتلا نظر آتا ہے۔ مرزا صاحب مخلص بھی ہیں۔ دانشمند بھی ہیں۔ دور اندیش بھی ہیں۔ اور بہادرانہ جوش بھی رکھتے ہیں۔ (منقول از منادی ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۶ء)

## ڈھاکہ کی احمدیہ مسجد جلنے پر

ڈھاکے میں جو بپتا پڑی آزردہ ہوں افسوس
اللہ کا گھر ہندو و مسلم کا ہے سانجھا
جتنا بھی دبا ہے کوئی اتنا ہی ابھر آئے
کچھ کر نہ سکا اس کے لئے مر نہ سکا میں

بے چین ہوں غمناک ہوں افسردہ ہوں افسوس
بھارت کے سپوتوں کا ستم خوردہ ہوں افسوس
وہ یہ تو غلط سمجھے ہیں بے مردہ ہوں افسوس
اسلام کے آغوش کا پروردہ ہوں افسوس

یا رب تیری رحمت کے طلبگار ہیں بندے
اکمل سے ہزاروں ہی بہت زار ہیں بندے

اکمل عفا اللہ عنہ

## قرارداد تعزیت

جامعہ احمدیہ کے ایک ہونہار طالبعلم محمد اشرف صاحب وینس جو واقف زندگی تھے اور خدمت دین کی نیت سے تعلیم حاصل کر رہے تھے ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ اپنے اس عزیز بھائی کی بے وقت وفات پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (خاکساران اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ قادیان)

## کیا آپ لوگوں کا دل اس مصیبت کو سنکر نہیں جلتا؟

۱۲۹۷ھ میں جب براہین احمدیہ طبع ہو رہی تھی۔ تو عیسائیت کی ترقی کے بارہ میں پادری ہیکر صاحب کلکتہ کی رپورٹ شائع ہوئی۔ جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس رپورٹ کا جو اثر ہوا۔ اس کا اندازہ آپ براہین احمدیہ کے مندرجہ ذیل اقتباس سے کر سکتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خبر کو "نہایت قابل افسوس خبر" قرار دیتے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا آج جبکہ اس واقعہ پر ۶۵ سال کے قریب عرصہ گزر چکا ہے۔ عیسائیت نے کچھ اور بھی ترقی کی ہے۔ اور اب ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ سے اوپر بتلائی جاتی ہے۔ نیز ہندوستان کے کئی ایک دیہات میں عیسائی پادری منظم صورت میں عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جس کے نتیجہ میں کبھی کبھی بعض افراد ہمیں ایسے مل ہی جاتے ہیں جو بوجہ ناواقفیت انسان پرستی کی ضلالت میں گر جاتے ہیں۔ کسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل کام ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ جہاں ہم مسلمانوں کو احمدی بنا کر اس فتنہ سے محفوظ کر رہے ہیں۔ وہیں ایسے مسلمان خاندانوں کو بھی تبلیغ کریں۔ جو شامت اعمال سے عیسائی ہو چکے ہیں۔ جن دیہات میں عیسائی مشن قائم ہیں۔ وہاں کی احمدی جماعتوں پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ براہین احمدیہ کا اقتباس درج ذیل ہے:-

"دنیا میں خدائی قانون قدرت یہی ہے۔ جو کوشش اور سعی اکثر حصول مطلب کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص ہاتھ پاؤں توڑ کر اور غافل ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اکثر محروم اور بے نصیب رہتا ہے۔ سو آپ لوگ اگر دین اسلام کی حقیقت کے پھیلانے کے لئے جو فی الواقع حق ہے۔ کوشش کریں گے۔ تو خدا اس سعی کو ضائع نہیں کرے گا۔ خدا نے ہم کو صدہا براہین قاطعہ حقیقت اسلام پر عنایت کیں۔ اور ہمارے مخالفین کو ان میں سے ایک بھی نصیب نہیں۔ اور خدا نے ہم کو حق محض عطا فرمایا۔ اور ہمارے مخالفین باطل پر ہیں۔ اور جو راستبازوں کے دلوں میں جلال احدیت کے ظاہر کرنے کے لئے سچا جوش ہوتا ہے۔ اس کی ہمارے مخالفوں کو بو بھی نہیں پہنچی۔ لیکن تب بھی دن رات کی کوشش ایک ایسی موثر چیز ہے۔ کہ باطل پرست لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اور چوروں کی طرح کہیں نہ کہیں ان کی نقب بھی لگتی ہی رہتی ہے۔ دیکھو عیسائیوں کا دین جس کا اصول ہی اول الدن دُرد ہے۔ پادریوں کی ہمیشہ کی کوششوں سے کیسا ترقی پر ہے۔ اور کیسے ہر سال ان کی طرف سے فخریہ تحریریں چھپتی رہتی ہیں۔ کہ اس برس چار ہزار عیسائی ہوا۔ اور اس سال آٹھ ہزار پر خداوند مسیح کا فضل ہو گیا۔ ابھی کلکتہ میں جو پادری ہیکر صاحب نے اندازہ کرسٹان شدہ آدمیوں کا بیان کیا ہے۔ اس سے ایک نہایت قابل افسوس خبر ظاہر ہوتی ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں۔ جو پچاس سال سے پہلے تمام ہندوستان میں کرسٹان شدہ لوگوں کی تعداد صرف ستائیس ہزار تھی۔ اس پچاس سال میں یہ کارروائی ہوئی۔ جو ستائیس ہزار سے پانچ لاکھ تک شمار عیسائیوں کا پہنچ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اے بزرگو اس سے زیادہ تر اور کونسا وقت انتشار گمراہی کا ہے۔ کہ جس کے آنے کی آپ لوگ راہ دیکھتے ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ جو دین اسلام یدخلون فی دین اللہ افواجا کا مصداق تھا۔ اور اب یہ زمانہ !!! کیا آپ لوگوں کا دل اس مصیبت کو سنکر نہیں جلتا؟ کیا اس وبار عظیم کو دیکھ کر آپ کی ہمدردی جوش نہیں مارتی؟" (براہین احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۸) (انچارج دفتر بیعت قادیان)

## درخواست دعاء

پالائی گاڈی ۷ر نومبر۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سخت بیمار ہیں۔ پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ سے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اقتصادی نقطۂ نگاہ سے گائے کی حفاظت کا سوال

گائے بلا شبہ بہت مفید جانور ہے۔ اور زراعت کے نقطۂ نگاہ سے اس کا وجود اشد ضروری ہے۔ ہندو قوم آج تک گائے کی معبودیت کے پیش نظر اس کی حفاظت کا سوال اٹھاتی رہی ہے۔ بیسیوں موقعے ایسے آئے ہیں کہ ہندو عوام نے گائے کی خاطر فساد برپا کیا۔ اور صدہا انسانی جانوں کے اتلاف کا موجب بنے۔ اس جوش اور اشتعال کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گائے کی حفاظت تو کیا ہونی تھی۔ اقوام میں تفرقہ اور شقاق حد سے تجاوز کر گیا۔ اور منافرت کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو گئی۔ گزشتہ دنوں امرتسر میں ہندوؤں کی طرف سے گائے کی حفاظت کے سلسلہ میں ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور اطراف ملک کے نمائندوں نے اس عقدہ کو حل کرنے کے لئے تدابیر پر غور کیا۔ اس کانفرنس میں حسب معمول بعض جوشیلی تقاریر بھی ہوئیں۔ لیکن اکثر لوگوں نے اس مسئلہ کی دقت پر سنجیدگی سے غور کرنا ضروری سمجھا اور شاید یہ پہلی مرتبہ ہے۔ کہ ہندو قوم نے اس معاملہ پر اس کے اقتصادی پہلو سے بھی سوچنا مناسب سمجھا ہے۔ عام طور پر ہندو ذہنیت کو مسموم کرنے کے لئے پنڈتوں وغیرہ کی طرف سے کہا جاتا تھا۔ کہ مسلمان محض ضد سے اور ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے گائے کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس مسئلہ کے اقتصادی پہلو کو بنیاد قرار دے کر جب کانفرنس منعقد ہوئی۔ تو اس میں سب اقوام نے حصہ لیا۔ مہاشہ کرشن ایڈیٹر اخبار پرتاپ لکھتے ہیں۔

"میرے نزدیک سمیلن کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ اسے اقتصادی بنیادوں پر کھڑا کیا گیا۔ اس لئے اس میں ہندو سکھ اور مسلمان ہندوستانی اور انگریز بلا امتیاز شامل ہوئے۔ یہ بھی کوشش کی گئی کہ اس میں گئو رکھشا کی ودیا کے پنڈت حصہ لیں۔ اور جتنی بھی تقریریں ہوئیں وہ واقفیت سے پُر ہیں جذبات سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ واقفیت بہم پہنچانے کی کوشش کی گئی"۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو قوم اب گائے کے سوال پر مذہبی اور جذباتی رنگ کی بجائے اقتصادی پہلو سے غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس کانفرنس کے صدر آنریبل بابو راجندر پرشاد نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا ہے۔ کہ

"ہمارے دیش میں گائے ایسی ہونی چاہئے جو زندگی میں کافی دودھ دے اور دوسرے کاموں کے لئے مضبوط اور محنتی بچھڑے دے۔ اور اپنے مل موتر سے کافی کھاد دے۔ اور مر جانے پر اپنے چمڑے۔ چربی۔ ہڈی اور ماس وغیرہ سے بھی دوسری ضروری اور قیمتی چیزیں دے"

پھر انہوں نے جانوروں کے چارہ کے متعلق کہا۔ کہ

"آج ہماری کھیتی اتنی اچھی نہیں ہوتی کہ آدمیوں اور جانوروں دونوں کو کھلا سکے اس لئے آج اکثر چارہ کی کمی ہو جاتی ہے۔ اس لئے چراگاہیں بھی ہونی چاہئیں۔ جہاں چراگاہیں کم ہیں وہاں کے مویشیوں پر بڑی آفت ہے۔"

اسی سلسلہ میں بابو راجندر پرشاد لکھتے ہیں کہ

"جو لوگ دودھ کا بیوپار کرتے ہیں۔ ان کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ دودھ فروخت کر کے کمائیں۔ اور بعد میں جب دودھ نہ دے تو بوچڑوں کے ہاتھ فروخت کر دیں۔" (روزنامہ پرتاپ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۶ء صٹ)

گویا اس کانفرنس کے صدر نے جہاں اس امر پر زور دیا کہ ملک میں چراگاہیں بکثرت ہونی چاہئیں۔ وہاں انہوں نے اس حقیقت کو بھی تسلیم کر لیا۔ کہ موجودہ حالات میں چراگاہوں کی کمی کے باعث فائدہ اسی میں ہے کہ جب تک جانور دودھ دے اس کے دودھ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن جب وہ دودھ نہ دے اور محض بار ہو۔ اور دوسرے دودھ دینے والے جانوروں کے لئے چارہ کی مزید قلت کا باعث بن رہا ہو۔ تو اسے بوچڑوں کے ہاتھ فروخت کر دینا ہی مناسب ہے۔

مہاشہ کرشن جی نے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے کہ

"سوال صاف ہے کہ اگر لوگ یہ چاہیں کہ انہیں گائے کا دودھ بھی مل جائے اور گائے کا گوشت بھی۔ تو یہ نہ ہو گا بلکہ ان دونوں میں سے ایک چیز چھوڑنی ہو گی اور ظاہر ہے۔ کہ گائے کے گوشت کی جگہ کسی اور جانور کا گوشت بھی مل سکتا ہے۔ لیکن گائے کے دودھ کی جگہ کسی اور جانور کا دودھ نہیں مل سکتا۔"

(پرتاپ ۲۴ر اکتوبر)

اس سوال کا حل بھی بابو راجندر پرشاد جی کے خطبہ صدارت میں موجود ہے کہ مہاشہ کرشن جی گوشت کے لئے دوسرے جانوروں کا ذکر کرتے ہیں۔ اور بابو راجندر پرشاد کہتے ہیں کہ جب جانور دودھ کے قابل نہ ہو۔ تو اسے بہترین مصرف میں لانا چاہیئے اس سے دوہرا فائدہ ہو گا۔ اور اس طرح دودھ کے قابل جانوروں کو کافی چارہ میسر آ سکے گا۔ اور ملک میں دودھ اور گھی کی کمی کا ازالہ ہو سکے گا۔ ورنہ چارہ کی کمی اور چراگاہوں کی غیر موجودگی کی صورت میں بے کار جانوروں کی حفاظت پر زور دینے کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ دودھ دینے والے جانور بھی بھوکے رہیں۔ اور اس ملک کے باشندوں کو ضروری حد تک بھی دودھ اور گھی میسر نہ آئے۔

امید ہے کہ ہندو صاحبان گائے کی حفاظت کے اس اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے جذبات کا شکار ہونے سے بچیں گے اور اس طرح جہاں ملک کی مالی حالت سدھر جائے گی۔ وہاں اس ملک کے باشندوں کے تعلقات بھی بہتر ہونگے۔ کیونکہ کوئی وجہ نہیں کہ اس حد تک ہندو مسلمان اکٹھے نہ ہو سکیں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

# غیر احمدیوں کے ساتھ رشتہ ناطہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ کسی احمدی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی غیر احمدی کو احمدی لڑکی کا رشتہ دے۔ بلکہ ضروری ہے کہ احمدی لڑکی احمدیوں میں ہی بیاہی جائے۔ البتہ مرکز کی اجازت سے احمدی لڑکے کے لئے غیر احمدی لڑکی رشتہ میں لی جا سکتی ہے مگر یہ کسی صورت میں جائز نہیں۔ کہ احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے سے کیا جائے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہونے لگے تو اسے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص نہ رکے تو بلا توقف مرکز میں رپورٹ کرنی چاہیئے۔

بعض اوقات بعض لوگ رشتہ کی خاطر اپنے آپکو احمدی ظاہر کر دیتے ہیں یا نمائشی طور پر بیعت کر لیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ نو احمدیوں کی صورت میں اس بات کا اطمینان کر لیا جائے کہ قبول احمدیت دلی اخلاص سے ہے یا محض رشتہ کی خاطر۔ اس غرض سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے یہ ہدائت دے رکھی ہے کہ تاریخ بیعت سے ایک سال تک کسی نو احمدی سے رشتہ نہ کیا جائے۔ اور اگر یہ ثابت ہو کہ ایک شخص محض رشتہ کی خاطر احمدی ہوا ہے تو اس کے ساتھ کسی وقت بھی رشتہ جائز نہیں۔ سوائے اسکے کہ حالات کی اصلاح ہو جانے پر مرکز سے اجازت حاصل کر لی جائے۔

دوسرا حصہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ کیا کسی غیر احمدی لڑکی کا احمدی لڑکے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں سو یہ شرعاً جائز ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے منع نہیں فرمایا۔ مگر احمدی لڑکیوں کے لئے رشتہ تلاش کرنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کے پیش نظر مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ تین سال تک بغیر منظوری مرکز غیر احمدی لڑکی سے شادی نہ کی جائے۔ اسکے بعد اس فیصلہ میں ہر تین سال کے بعد توسیع ہوتی رہی۔ ۱۹۴۱ء میں یہ معاملہ پھر مجلس مشاورت میں پیش ہوا۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بکثرت رائے نمائندگان اس فیصلہ کو بحال رکھا (مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء صٹ) اور اس فیصلہ میں یہ استثنا رکھا کہ اگر خاص حالات کی وجہ سے کوئی مجبوری ہو یا غیر احمدی لڑکی لینے میں کوئی خاص خاندانی یا قومی یا دینی مفاد ملحوظ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# استخفاف انبیاءؑ

بد قسمتی سے مسلمانوں میں کچھ ایسی ہوا چلی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی ذات قدسی صفات کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ جو اپنے پیروں کو تو گیا خود اپنی طرف منسوب ہونا بھی پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ حال ہی میں زمیندار (جسے غیرت اسلامی کا ادعا ہے) کے عید نمبر میں ایک خاتون کا مضمون چھپا ہے۔ جس کی ابتداء اس فقرے سے ہوتی ہے۔ کہ "قرآن میں ذکر آیا ہے۔ آگے چل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے "ان کے بیٹے اسماعیل نے پوچھا۔ کہ آیا انہوں نے شام کی نماز پڑھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے "نہ" میں جواب دیا۔ اس پر اسماعیلؑ نے کہا۔ میں نے تو نماز پڑھی ہے۔ لیکن آپ خدا کو یاد کرنے میں سستی کیوں ظاہر کرتے ہیں۔ اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے چاہا۔ سورج غروب ہونا رک جائے۔ اور ایسا ہی ہوا۔" ایک طرف ابوالانبیاءؑ کو نماز ادا کرنے میں سست قرار دیا جا رہا ہے۔ اور بیٹے سے ملامت کرائی جا رہی ہے۔ دوسری طرف ان کی خاطر سورج کا غروب رکوایا جا رہا ہے۔ گویا نماز خدا کی نہیں تھی بلکہ سورج کی پرستش تھی۔ اس لئے اسکی بنا ہر نظر موجودگی بھی ضروری تھی۔ اور اس وقت بھی شریعت اسلامیہ کے مطابق عصر کی نماز فرض تھی۔ پھر نمازوں میں سستی تو منافقت کی علامت ہے۔ واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ اور یہاں ایسا کرنے سے درجے کی بلندی یہاں تک حاصل ہوتی ہے۔ کہ والشمس تجری لمستقر لہا۔ اور الشمس والقمر بحسبان کے خلاف آپ کے اعزاز میں اسے روک دیا جاتا ہے۔ خیر یہ لکھنے والی تو ایک کم علم خاتون ہے۔ اور زمیندار کا غیور مدعی علم و فضل ایڈیٹوریل سٹاف صرف احمدیت کے خلاف خامہ فرسائی دین و ایمان کا نشان کافی سمجھتا ہے۔ لیکن اسے کیا کہیے۔ کہ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ خیام (لاہور) میں ایک صاحب پروفیسر ہیں حامد حسن قادری جو اچھے خاصے مولانا ہیں۔ آپ کی رگ حمیت حضرت سلیمان کے گھوڑوں کے واقع پر پھڑکی ہے۔ اور آیات متعلقہ کے سیدھے سادے معانی پڑھ کر جن سے حضرت سلیمان کا اواب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اپنے قلم کو روک نہیں سکے۔ اور ایک (بزعم خود) علمی مذاکرہ فرماتے ہوئے مدیر کے اس فقرے پر کہ "یہ شان پیغمبری کے خلاف ہے کہ حضرت سلیمانؑ ہزاروں گھوڑوں کو ذرا سی بات کے لئے یوں ہلاک کر ڈالیں۔ رقمطراز ہیں۔ "یہ کچھ وزنی اعتراض نہیں۔ یاد الٰہی سے غفلت اور نماز کا قضا ہونا تھا۔" گویا حضرت سلیمان کو غفلت اور ترک نماز کا مرتکب قرار دینا تو کچھ بات نہیں۔ اور بے گناہ ہزاروں حیوانوں کا قتل کار ثواب ہے۔ اپنے اس نظریے کی تائید میں نہایت بے تکلفی سے لکھتے ہیں۔ کہ "دوسرے پیغمبروں نے تو غصے کے سبب سے یا اور کسی مصلحت کی بنا پر انسانوں کو قتل کیا ہے۔" اسے لیجئے۔ سلیمان نے تو صرف حیوانوں کو قتل کیا۔ دوسرے انبیاء انسانوں کے قتل کے مرتکب ہیں۔ اور وہ بھی غصے سے۔ حالانکہ غصے سے قتل تو ایک مومن کے لئے بھی جائز نہیں۔ حضرت موسیٰ نے نبوت سے قبل ایک مظلوم کی حمایت کی۔ اور اس کو چھڑاتے ہوئے اتفاق سے وہ ظالم اپنے جرم کی پاداش میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ یہ قتل عمداً نہ تھا نہ ارادۂ قتل۔ اسی طرح حضرت خضر کو ایک معصوم بچے کا قاتل ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں آپ کے اس فعل کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور معترض کی تردید کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ خضر نے یہ کام ارادۂ الٰہی کے مطابق کیا۔ واما الغلام فکان ابواہ مومنین فخشینا ان یرھقھما طغیاناً وکفراً۔ فاردنا ان یبدلھما ربھما خیراً منہ زکوٰۃ واقرب رحما۔ کیونکہ والدین اس لڑکے کے مومن اور صالح تھے۔ بیٹا سرکش و کافر۔ (غلام کے معنے لغت میں دیکھئے) اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ سے پاکیزہ خو رکھنے والا۔ صلہ رحمی کرنے والا نیک دل بیٹا عطا ہو رہا ہے۔ بہر حال مجھے تو یہ کہنا ہے۔ کہ ہمارے مسلمان علماء خدارا اپنی اصلاح کی فکر کریں۔ اور پاک نبیوں کا استخفاف چھوڑ دیں۔ کہ ایسا کرنے سے وہ خود ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔

(اکمل عفا اللہ عنہ)

# ہم اور ہماری مسجد اغیار کی نظر میں

"لیڈر" (Leader) لندن کا ایک مشہور باتصویر ماہنامہ ہے۔ اس کے ستمبر کے پرچے میں "لندن کے مسلمان" کے زیر عنوان ہماری جماعت اور مسجد کا ذکر دلچسپ طریق پر کیا گیا ہے۔ اس کے کچھ اقتباسات کا ذکر امید ہے قارئین الفضل کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔

مضمون میں ایک طرف مسجد میں نماز پڑھنے والوں کی ۳ مختلف حالتوں کے الگ الگ فوٹو دیئے ہیں۔ اور اوپر ہیڈنگ دیا ہے۔ "ساؤتھ فیلڈز میں تقریب عید" مضمون کو شروع کرتے ہوئے پہلے الصلوٰۃ خیر من النوم کا ترجمہ دیا ہے۔ اور پھر یوں بیان کیا ہے۔ کہ

"اگر کبھی بہت سویرے میلروز روڈ (ساؤتھ فیلڈز) سے تمہیں گزرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ تو تم نے ضرور مسٹر بلال نٹل کی دلکش آواز مسجد احمدیہ کے برج سے بلند ہوتے سنی ہوگی۔ اگر تم ذرا کھڑے ہو کر اس موذن کو دیکھو۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ اذان دیتے ہوئے بہت دور مشرق کی جانب اپنے مقدس اسلامی مرکز مکہ (بیت اللہ) کی طرف رخ کئے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی دو انگلیاں اس کے کانوں میں" مضمون نگار نے کان میں انگلیاں ڈالنے کی وجہ ازخود یہ ایجاد کی ہے۔ کہ تا موذن لندن کے سخت شور کرنے والے ٹریفک کے شور سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے۔

پھر لکھا ہے۔ بلال نٹل اس ملک کا پہلا انگریز موذن ہے۔ اور یہ عجیب المنظر سفید مرمریں عمارت پہلی مسجد ہے۔ جو لندن میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس مسجد کو بنے ہوئے ۱۰ سال ہو رہے ہیں۔ یہاں سے "اللہ اکبر" کی صدا بلند ہوتی ہے۔ اور موذن اعلان کرتا ہے۔ کہ عبادت کے لائق صرف وہی ایک ذات پاک ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور پھر حی علی الصلوٰۃ کہتے ہوئے لندن کے قریباً دو صد مسلمانوں کو جو اس مسجد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ نماز کے لئے آنے کی دعوت دیتا ہے۔

پھر لکھا ہے۔ اس جماعت کے علاوہ لندن میں اور مسلمان بھی ہیں۔ مگر یہ جماعت اس عقیدہ میں کہ حضرت مسیح صلیب سے بچ کر (اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں) کشمیر کی طرف گئے۔ اور وہاں طبعی موت سے فوت ہوئے منفرد ہے...... اس جماعت کی امارت کا شہرہ ہے۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ بادشاہ کے دارالحکومت میں جس کی رعیت میں مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں سے قریباً دو گنی ہے۔ انہی مسلمانوں کو سب سے پہلے مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔

لندن کے دوسرے مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے ایسٹ اینڈ کی اس جگہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ جہاں کچھ مسلمان نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایسٹ اینڈ کے علاقہ میں لندن کے دوسرے علاقوں کی نسبت مسلم آبادی قدرے زیادہ ہے۔ مگر ان میں سے اکثر غریب ہیں۔ جو زیادہ تر جہاز پر کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ ساؤتھ فیلڈز کی طرح کی شاندار مسجد تو نہیں بنا سکے یہاں ایک مکان کو درست کرکے انہوں نے وقتی طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے بعد پھر اس جگہ کا بھی ذکر کیا ہے جو ریجنٹ سٹریٹ میں مسجد بنانے کے لئے جنگ کے شروع میں گورنمنٹ کی طرف سے مسلمانوں کو پیش کی گئی۔ آج کل اسی جگہ کو "اسلامک کلچرل سنٹر" کے رنگ میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے جنرل سکرٹری ڈاکٹر عبدالقادر جو قاہرہ یونیورسٹی میں لیکچرار رہ چکے ہیں۔ اور جامعہ ازہر کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "ہمارا کوئی یہاں موذن نہیں ہے۔ جو نماز کے لئے اذان دے۔ ہم صرف بعض تقاریب کے موقعہ پر یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔" پنجگانہ نمازیں اور عبادت گھر پر بھی آسانی سے ادا ہو سکتی ہے۔"

ہو۔ اُن کے اس خیال کو بھی بیان کیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ دو سال تک بھی اس مسجد کی تعمیر کا کام شائد مکمل نہ ہو سکے۔

مضمون نگار سبز پگڑیوں سے بھی متاثر معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس کا اظہار اس رنگ میں کیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مکہ سے ہو آئے ہوں صرف وہی مجاز ہیں کہ سبز پگڑی پہنیں۔ یہ لوگ کبھی کبھار خاص لنڈن میں تو دیکھنے میں آ جاتے ہیں۔ مگر ایسٹ اینڈ کی طرف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

یہ چند اقتباسات ہیں جو احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا کہ خدا تعالےٰ کس طرح اپنی پاک جماعتوں کی اپنے رعب کے ساتھ مدد کرتا ہے۔ اور اس کی عزت اور توقیر کے سامان پیدا کرتا ہے۔ غیر کی نظر میں ایسٹ اینڈ کے تاجروں کا علاقہ غربت کی حالت میں دکھائی دیا۔ اور اس غریب جماعت کے افراد جو اپنے ضروری اخراجات سے ایک ایک پیسہ بچا کر تبلیغ اسلام پر خرچ کرتے ہیں بہت امیر نظر آئے۔ یہ محض خدا تعالےٰ کا احسان ہے اور اسی کا فضل ہے جو الٰہی جماعتوں کے ساتھ قدیم سے یہی سلوک کرتا چلا آیا ہے۔ وہ کام جس کو اس زمانے کے بڑے بڑے حکمران اور دولت مند نہ کر سکے۔ اس کے کرنے کی توفیق خدا نے اپنی ایک غریب جماعت کو عطا کی۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ یہ کام اسی جماعت کے لئے عالم بالا میں مقدر تھا۔ بدء الاسلام غریباً وسیعود غریبا۔ فطوبیٰ للغرباء (حدیث) اسلام کی اشاعت کی توفیق ملنا یہ خدا کی دین ہے۔ مادی سامانوں کو اس میں دخل نہیں۔ خدا جب ارادہ کرتا ہے تو سامان بھی خود ہی اس کے لئے مہیا کرتا ہے۔ اور در اصل یہی سلوک کسی جماعت کی سچائی کو پرکھنے کا ایک اعلیٰ معیار ہے اور ایک صاحب فکر و غور کے لئے اس میں ہدایت کا سامان ہے کاش وہ اس سے نصیحت حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ لوگوں کے قلوب کو اس نور سے منور کر دے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں دنیا کے لئے لائے۔ اور دنیا اس روحانیت سے فیض یاب ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور سربسجود ہو۔ آمین۔ قدرت اللہ از لنڈن

# گورو ہرسہائے کا قرآن شریف

## اور اخبار خالصہ سماچار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک کا اسلام ثابت کرنے کے لئے جہاں سکھ کتب سے متعدد حوالہ جات پیش فرمائے وہاں حضور نے حضرت بابا صاحب موصوف کے ان تبرکات کا بھی خاص طور پر تذکرہ کیا۔ جو سکھ صاحبان کے قبضہ میں عرصہ دراز سے چلے آ رہے تھے۔ منجملہ ان تبرکات کے ایک تبرک گورو ہرسہائے کا قرآن شریف بھی تھا۔ جو کہ حمائل کے سائز کا ایک قلمی قرآن شریف تھا۔ اور جس کے درشن گورو ہرسہائے کے سوڈھی صاحبان ایک سو روپیہ نذرانہ لے کر کروایا کرتے تھے۔ اس قرآن کریم کی تحقیق حضور نے ۱۹۰۸ء میں اپنے خاص خدام کا ایک وفد بھیج کر کروائی۔ اور اس تحقیق کا تذکرہ اپنی مشہور و معروف کتاب چشمہ معرفت میں کیا۔ اور اس کے بعد حضور کے خدام بھی اپنے لیکچروں اور تحریروں میں اکثر اس قرآن شریف کا تذکرہ کرتے رہے۔

اب کچھ عرصہ سے ہم یہ سن رہے تھے کہ گورو ہرسہائے کے سوڈھی صاحبان اس قرآن شریف کو تلف کرنے کی فکر میں ہیں بلکہ بعض سکھ دوستوں کی تحریروں سے تو یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ اس قرآن شریف کو تلف کر دیا گیا ہے۔ خاکسار نے حال ہی میں اس سلسلہ میں ایک مفصل مضمون ست بچن ٹریکٹ نمبر ۳ میں شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں احمدیہ وفد کے بزرگ ممبروں کی شہادات بھی خاص طور پر نمایاں حروف میں شائع کی گئی ہیں۔ اب اس مضمون کی تردید میں اخبار خالصہ سماچار امرتسر نے حال ہی میں ایک نوٹ "مرزائیوں کی غلط بیانی کی تردید" کے عنوان سے شائع کیا ہے جو حسب ذیل ہے

"قادیانی مرزائیوں کی طرف سے شائع شدہ ست بچن ٹریکٹ نمبر ۳ میں گورو ہرسہائے کا قرآن شریف کے عنوان سے ایک پرچہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ گورو ہرسہائے کے سوڈھی صاحبان کے پاس ایک قرآن شریف ہے۔ جو سکھوں میں بابے کی پوتھی یا پوتھی صاحب کے نام سے مشہور رہے۔

اس سلسلہ میں لوکل گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے سوڈھی جسونت سنگھ صاحب گورو ہرسہائے کو چٹھی لکھ کر مندرجہ بالا دعوےٰ کی صفائی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ سوڈھی صاحب نے ست بچن کے مندرجہ بالا دعوےٰ کی واضح الفاظ میں تردید کی ہے اور ظاہر کیا ہے کہ ان کے پاس کوئی قرآن شریف گورو نانک صاحب کا نہیں ہے۔ اور نہ پہلے تھا۔"

(ترجمہ از اخبار خالصہ سماچار ۷ نومبر ۱۹۴۷ء)

خالصہ سماچار امرتسر کے محترم ایڈیٹر صاحب اس نوٹ کو شائع کرنے سے قبل اگر اپنے اخبار کی سابقہ سالوں کی فائلوں کو دیکھ لیتے یا کم از کم ست بچن نمبر ۳ کا سرسری نظر سے مطالعہ کر لیتے۔ تو ان پر واضح ہو جاتا کہ گورو ہرسہائے کے قرآن شریف کے متعلق اخبار خالصہ سماچار خود بھی ۱۹۳۲ء تک ہم سے متفق تھا۔ چنانچہ اس اخبار میں اس امر کا صاف الفاظ میں اعتراف کیا گیا ہے کہ گورو ہرسہائے میں ایک قرآن شریف ہے جو حضرت بابا نانک صاحب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"گورو ہرسہائے وچ اک قرآن شریف پیا ہے۔ تے کہیا جاندا ہے کہ ایہہ اوہ قرآن شریف ہے۔ جس نوں گورو نانک صاحب مکہ مدینہ دے سفر وچ نال لے گئے سن"

(خالصہ سماچار امرتسر ۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

پس اگر سوڈھی جسونت سنگھ صاحب نے فی الواقعہ کوئی تردید کی ہے تو یہ صرف ست بچن ٹریکٹ نمبر ۳ کی ہی تردید نہیں بلکہ اخبار خالصہ سماچار امرتسر کی اپنی بھی تردید ہے کیونکہ اس میں بھی ۱۹۳۲ء میں گورو ہرسہائے میں قرآن شریف کا موجود ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے ایڈیٹر صاحب خالصہ سماچار خود ہی غور فرمالیں۔ کہ سوڈھی جسونت سنگھ صاحب کا یہ کہنا کہ گورو ہرسہائے میں نہ اب کوئی بابا صاحب کا قرآن شریف ہے اور نہ پہلے تھا۔ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے ست بچن ٹریکٹ نمبر ۳ کی تردید کی گئی ہے۔ یا خالصہ سماچار کی بھی۔

عباد اللہ گیانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ستیہ سندیش

بعض ناگزیر حالات کے ماتحت "ستیہ سندیش" (ہندی) کے اجراء میں کچھ عارضی وقفہ پڑ گیا تھا۔ اب اس سلسلہ ٹریکٹ کو باقاعدہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کا اگلا نمبر دوستوں کی خدمت میں جلد از جلد ارسال کر دیا جائیگا۔ ہمیں افسوس ہے کہ احباب کو ایک عرصہ اسکا انتظار کرنا پڑا۔

وقت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نمبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ نہایت اہم لیکچر ہوگا جو حضور نے لاہور کی ایک اعلیٰ علمی مجلس میں فرمایا۔ جس میں حضور نے اسلامی اقتصادی نظام کو نہایت واضح اور لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اگر آپ موجودہ اقتصادی کشمکش کا اصل سبب اور اس کا حل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملک کے امن کو برباد کر دینے والی تحریک کمیونزم کا جو تباہ کن اثر جس کو نوجوان طبقہ [illegible] دوردراز میں سرعت کیساتھ قبول کر رہا ہے کو روکنے کے لئے اس تحریک کی حقیقت کو واضح کر دیا گیا ہے۔ موجودہ نمبر جو چھپ رہا ہے اس میں پہلے حصہ کا ہندی ترجمہ ہوگا۔ اور اگلے نمبر میں دوسرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**۹۶۵۱** منکہ عبدالرحمٰن خاں ولد عطا محمد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال ساکن لنگروعہ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زمین ۹ کنال قیمتی ۳۶۰/- روپیہ ایک مکان پختہ قیمتی ۷۰۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۷۰/- روپے ماہوار ہے میں تازلیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ عبدالرحمٰن خان بقلم خود موصی

گواہ شد:۔ غلام قادر خاں سنگر طوعہ

گواہ شد:۔ الہ داد خاں۔ گواہ شد:۔ سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال

**۹۶۲۹** منکہ محمد سلیمان ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارای عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن موڈاکخانہ پرتاب گڑھ ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی چاہی درجہ اول گیارہ کنال قیمتی ۳۰۰۰/- پانچ کنال اراضی چاہی دوم قیمتی ۱۰۰۰/- پانچ کنال اراضی بارانی ناقص قیمتی ۱۰۰/- مکان سکونتی دس مرلہ اراضی میں قیمتی ۱۰۰۰/- کل رقم ۵۱۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد سلیمان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چوہدری غلام علی میانوال۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

**۹۶۲۳** منکہ مریم زوجہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی محلہ لوگوجر شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک قطعہ اراضی واقعہ محلہ دارالشکر قادیان ایک کنال نو مرلہ جس کے نصف حصہ کی میں مالک ہوں قیمتی ۶۰۰/- روپے زیور طلائی ۷½ تولے حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰/- روپے ہیں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ مریم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ خواجہ عبدالرحمٰن خاوند موصیہ مقتال سٹریٹ سیالکوٹ

گواہ شد:۔ شیخ محمد یعقوب میانہ پورہ سیالکوٹ

---



## بانجھپن کا علاج

فم رحم بند ہو۔ رحم میں سردی ہو یا گرمی یا سوء مزاج خشک رحم کا یا گرنا خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی کا یا بوجہ فربہی کے رحم میں چربی زیادہ ہو یا نہایت لاغر عورت ہو یا ریح غلیظ کا رحم میں پیدا ہونا مانع ہو استقرار کو۔ غرض بفضل خدا ہماری دوائی سے مکمل طور پر آرام ہو جاتا ہے اور گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس چالیس دن گیارہ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

**حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان**

## حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور موتی سرمہ

حضرت ممدوح فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے موتی سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اب ان کی نظر بچپن کے زمانے کی طرح بالکل تندرست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بغیر آپ کے تقاضہ کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ میری یہ تحریر شائع کردیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفید ہو سکیں۔"

فاضل سے فاضل شخصیت بھی معترف ہے۔ کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا (شبکوری) سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ **نیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)**

## DISPOSALS

### سیکشن ایم ایم ایچ سیکنڈ کیٹلاگ!

آئرن اینڈ سٹیل کی وہ تمام کنٹرول شدہ قسمیں جو مندرجہ بالا لسٹ میں ہیں۔ وہ آئندہ کی فروخت کے لئے آئرن اینڈ سٹیل کنٹرولر کلکتہ کے سپرد کردی گئی ہیں۔ آج کے بعد گورنمنٹ کے تمام بچے ہوئے لوہے کے کنٹرول شدہ مال کے بیچنے کی ذمہ داری آئرن اینڈ سٹیل کنٹرولر کے سپرد ہوگی۔

AC 133

## حب تسکین

ہر مایوس کن مرض کیلئے ہمارے دیرینہ مجربات طلب کریں

جوانی میں گرمی کی وجہ سے طاقت ضائع ہو نیکا یقینی علاج ہے

اٹھ گولیاں ۲/۸/-

**حمید فارمیسی قادیان**

باجازت نظارت امور عامہ

## جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۷ نومبر:- آج صبح بذریعہ طیارہ وائسرائے ہند پٹنہ روانہ ہو گئے۔ عبوری حکومت کے مسلم لیگی رکن سردار عبدالرب نشتر بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ آپ صوبہ بہار کے فساد زدہ رقبہ کا دورہ کریں گے۔

پٹنہ۔ ۷ نومبر:- پنڈت جواہر لال نہرو نے بہار کی فرقہ وارانہ کشیدگی کے پیش نظر ابھی وہیں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

چاندپور ۷ نومبر:- گاندھی جی چاندپور پہنچ گئے ہیں۔ کل آپ نواکھلی کو روانہ ہو جائیں گے۔

پٹنہ ۷ نومبر:- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بہار کے مختلف اضلاع میں حالات ابھی تک قابو سے باہر ہیں۔ جو لوگ پناہ حاصل کرنے کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ ان پر ابھی تک حملے کئے جا رہے ہیں متعدد مقامات پر پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ حالات پر قابو پانے کے لئے مزید فوج بھیجی جا رہی ہے۔

بمبئی ۷ نومبر:- آج دوپہر تک لوٹ مار کی تین وارداتیں ہوئیں۔ تین مقامات پر سنگباری کی گئی۔ دو مکانات نذر آتش کر دیئے گئے۔ چار اشخاص کو چھرا گھونپا گیا پولیس کو مختلف مقامات پر ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانا پڑی۔ جس کی وجہ سے متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

بنارس ۷ نومبر:- یہاں پر بھی فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۱۹ اشخاص مجروح ہوئے۔ اور ایک ہلاک ہو گیا۔

نئی دہلی ۷ نومبر:- آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۷ نومبر:- سنٹرل اسمبلی میں پنڈت نہرو کی عدم موجودگی کی وجہ سے آج مسٹر لیاقت علی خان نے مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ آپ نے بتایا۔ کہ ۹ دسمبر کو دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسمبلی کا پروگرام اجلاس ہی میں تجویز کیا جائے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ کہ ملک معظم سے سفارش کی جائے۔ کہ آئندہ ہندوستان کے کسی فرد کو خطاب نہ دیا جائے۔

پٹنہ ۷ نومبر:- صوبہ سرحد کی مسلم لیگ نے بہار کے مظلومین کی مدد کرنے کے لئے ایک طبی وفد بھیجا ہے۔ جو فساد زدہ علاقہ میں کام کرے گا۔

لاہور ۶ نومبر:- سونا ۴/۹۹ چاندی ۱۶۲/- پونڈ ۶۷/ امرتسر سونا ۱۰۲/۱۲/-

لائلپور ۷ نومبر:- گندم نو روپے آٹھ آنے گڑ ۴ روپے تا ۲۷ روپے

نئی دہلی ۶ نومبر:- مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں اپیل کی ہے۔ کہ بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کیلئے مالی امداد دی جائے۔ آپ نے اپنی جانب سے بہار ریلیف فنڈ میں پانچ ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔

پٹنہ ۶ نومبر:- حکومت بہار کے ڈائرکٹر آف پبلسٹی نے آج شام اعلان کیا ہے کہ پٹنہ۔ گیا اور مونگھیر کی صورت حال میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ایک مقام پر تقریباً ایک سو اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہوئے پٹنہ میں امن رہا۔ گیا میں ۴۰ اور ۵۰ کے قریب اشخاص ہلاک ہوئے۔ ضلع مونگھیر میں تارا پور۔ کھڑگ پور اور باریہ پور کے علاقوں سے مزید جانی و مالی نقصان کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ۴ نومبر کی رات کو جمال پور کے شہر میں ۲۰ اشخاص ہلاک ہوئے۔ جس کے بعد ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا

پٹنہ ۷ نومبر:- مسلم لیگ کی طرف سے ایک وفد خواجہ ناظم الدین کی قیادت میں صوبہ بہار کی فرقہ وارانہ صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھاگل پور پہنچ گیا ہے آج خواجہ ناظم الدین نے پنڈت نہرو اور وزیر اعظم بہار مسٹر سری کرشنا سنہا سے ملاقات کر کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں

## جناب وقار صاحب انبالوی
### سابق چیف ایڈیٹر روزنامہ "احسان" و "ادب لطیف" (لاہور)
### کہتے ہیں

"مجھے ایک مرتبہ طبیہ عجائب گھر قادیان دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور یہ معلوم کر کے بے انتہا مسرت ہوئی۔ کہ اس کی ہر مفرد اور مرکب دوا قابل اعتماد ہے۔ چند چیزیں خود میں نے بھی استعمال کی ہیں۔ اور میں بلا تکلف ہر شخص کو جو قابل اعتماد دوائی چاہتا ہو۔ اس طبیہ عجائب گھر کی طرف توجہ دلاتا ہوں"

## مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ہزار انعام

مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔ ہم نے ان کو یہ چیلنج دیا۔ کہ آپ اپنا یہ عقیدہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کرو۔ ہم آپ کو اسی جلسہ میں نقد ۵۰۰۰ ہزار انعام دیں گے۔ اور آپ پر اس غلط عقیدہ اور جھوٹے حلف کی سزا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کے اندر کوئی عبرتناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آیا تو مزید ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا مگر وہ سالہا سال سے چیلنج ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب انکو اس پر آمادہ کر سکیں گے۔ تو ان کو بھی اس جلسہ میں نقد پانچ ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ اسکے متعلق انگریزی یا اردو رسالہ ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائیگا۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن!

## تریاق کبیر!

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہو گی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرہ کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے بیمار کہتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہتھیلی پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آ جاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حاد امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱؎ درمیانی شیشی ۸؎ چھوٹی شیشی ۱۲؎ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

## نیٹ ہراین

بچوں یا بڑوں کے کان بہنے۔ درد۔ زخم۔ ورم۔ خشکی۔ کھجلی۔ بھنبھنی طرح بطرح کی آوازیں ہونے۔ تنگ سے سننے یا بالکل نہ سننے اور کان کی تمام بیماریوں پر تقریباً نصف صدی سے مشہور عالم اکسیر صفت دوا۔ روغن کرامات فی شیشی ۳/-/- RS 3/-/- تین روپے۔ دو شیشی منگوانے پر محصولڈاک پیکنگ معاف۔ اپنا پتہ عالی صاف لکھئے۔ یکم مئی ۱۹۴۶ء سے قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

پتہ:- ہراین کی دوا لیبارٹریز رمیڈلسٹ ملی بھیت (یو۔ پی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبادلہ خیالات کیا۔

**کلکتہ** ۷ نومبر۔ بنگال میں کولیشن وزارت کے قیام کے لئے کانگرسی لیڈروں کی کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ مسٹر سرت چندر بوس اور مسٹر کرن شنکر رائے نے کوشش کی تھی کہ کسی طرح بنگال کی وزارت میں کانگرس پارٹی کو بھی شریک کر لیا جائے۔ مسٹر گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو ان کوششوں میں مؤید تھے لیکن مسٹر سہروردی نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ صرف بنگال میں کانگرس لیگ کولیشن وزارت کے قیام سے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب صوبوں میں کولیشن وزارتیں قائم کی جائیں۔

**کلکتہ** ۶ نومبر۔ گاندھی جی وزیر اعظم بنگال کی کوٹھی پر تشریف لائے۔ جہاں وزیر اعظم نے انہیں قرآن حکیم کا ایک نسخہ پیش کیا۔ آپ نے پندرہ منٹ تک وزیر اعظم بنگال کے والد مسٹر زاہد سہروردی سے باتیں کیں۔

**واشنگٹن** ۶ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ کے انتخابات میں ریپبلکن پارٹی نے ایوان نمائندگان میں اکثریت حاصل کر لی ہے

**کلکتہ** ۷ نومبر۔ بنگال کے مسلم لیگی لیڈروں نے مسلمانان سرحد و پنجاب کے نام اپیل کی ہے۔ کہ وہ بہار کے مظلوم اور بے یار و مددگار مسلمانوں کی امداد کے لئے ریلیف کمیٹیاں قائم کریں۔ اور کپڑے اناج۔ روپے اور دوائیوں سے مظلومین بہار کی امداد کی جائے۔ ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کو بہار بھیجا جائے۔ رضا کار بھرتی کئے جائیں اور وہ بہار جا کر مظلومین کو طبی امداد بہم پہنچائیں۔ اور پناہ گزینوں کے کیمپوں میں ان کی خدمت کریں۔

**پٹنہ** ۷ نومبر۔ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر فضل الحق اور دیگر مسلم لیگی لیڈر آج پہنچ گئے ہیں۔

کل نماز عید کے بعد مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر جناح نے فرمایا۔ کہ بہار میں نہایت خوفناک حالات پر مشتمل خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو وہ خود بہار جائیں گے۔ فی الحال وہ تمام صورت حال کا جائزہ لے رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ ان کی زندگی کا واحد مقصد اب مسلمانوں کی خدمت ہے۔ اور وہ آخری دم تک قوم کی خدمت کرتے رہیں گے۔

**کلکتہ** ۷ نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن پروفیسر عبد الرحیم نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر صوبہ بہار اور بنگال میں فرقہ وارانہ فسادات فی الفور ختم نہ کئے گئے تو میں بھی مسٹر گاندھی کے بعد مرن برت رکھوں گا۔

**لنڈن** ۷ اکتوبر۔ کل دار العوام میں نائب وزیر ہند سے دریافت کیا گیا۔ کہ آیا خان عبد الغفار خان کا یہ الزام درست ہے کہ پنڈت نہرو کے دورہ سرحد اور وزیرستان میں جو مظاہرے کئے گئے۔ ان میں پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا ہاتھ تھا۔ نائب وزیر ہند نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنڈت نہرو مرکزی اسمبلی میں خود یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے متعلق الزامات صحیح نہیں۔

**لنڈن** ۷ نومبر۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے۔ کہ جنوبی انگلستان کی تمام مساجد میں عید الضحی کی تقریب منائی گئی۔ ووکنگ کی مسجد میں احمدیوں نے عید منائی۔

**پٹنہ** ۷ نومبر۔ آج تیسرے پہر گورنر سردار عبد الرب نشتر کے ہمراہ پٹنہ پہنچے ایک کانفرنس میں آپ نے صوبے کے گورنر اور وزیر اعظم سے تبادلہ خیالات کیا۔

**پٹنہ** ۷ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج صوبہ بہار کے فساد زدہ رقبہ کا بذریعہ طیارہ دورہ کیا۔ صوبہ کے وزیر مالیات بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

**بمبئی** ۷ نومبر۔ آج شام کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ پولیس نے ۹۸ اشخاص گرفتار کر لیا ہے۔ پانچ مقامات پر گولی چلانی پڑی پانچ دوکانیں لوٹ لی گئیں ہیں۔ صوبائی حکومت نے دوکانوں کو لوٹ مار سے بچانے کے لئے پولیس کمشنر کو مزید اختیارات دے دیئے ہیں۔

**دہلی** ۷ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ آج صبح پہاڑ گنج کے علاقہ میں فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا۔ سنگباری اور چھرا گھونپنے کے متعدد واقعات ہوئے۔ پولیس نے پہلے اشک آور گیس کے ذریعے ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی اور پھر گولی چلانا پڑی تین اشخاص سنگباری یا چھرا گھونپنے کی وجہ سے مارے گئے اور سات مجروح ہوئے۔ فساد زدہ رقبہ میں کرفیو آرڈر نافذ ہے۔ اس علاقہ پر تاوان لگایا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب محمد ابراہیم صاحب جگراؤں ضلع لدھیانہ

تحریر فرماتے ہیں:۔ عاجز مردانہ کمزوری کے عارضہ میں مبتلا تھا جس کی وجہ سے میرے جسم میں بہت نقاہت ہو گئی۔ چلنے پھرنے سے سانس پھول جاتا تھا۔ دل دھڑکنے لگ جاتا تھا۔ خاکسار نے دواخانہ نور الدین رض قادیان کی تیار کردہ قرص خاص منگوا کر استعمال کی۔ جس کے استعمال سے بہت فائدہ پہنچا۔ اور اب میری حالت خداوند کریم کے فضل و کرم سے بہت بہتر ہے۔ الحمد للہ

محمد ابراہیم احمدی بمقام جگراؤں

مردانہ عوارض کے لئے قرص خاص یکصد قرص خوراک ایک ماہ ۶ روپے۔ محلول مسکن خوراک ایک ماہ ۳ روپے

ملنے کا پتہ دواخانہ نور الدین رض قادیان پنجاب